# اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کو اس دنیا میں بھی ایک جنت عطا کی جاتی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍جنوری ۱۹۶۸ء بر موقعہ جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

- ☆ جنت کی چھ علامات کا تذکرہ۔
- ☆ السلام علیکم ورحمۃ اللہ بلند آواز سے کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔
- ☆ جنت میں دل کینہ، بُغض اور حسد سے پاک ہونگے۔
- ☆ جنت میں رہنے والے دُنیوی اور روحانی ترقیات کے نتیجہ میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش نہیں کریں گے۔
- ☆ پس دعاؤں، تدبیر، صالح اعمال، عاجزی اور تذلل کے ذریعہ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ میں داخلہ کی کوشش کرو۔

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ (سورۃ الحجر:۴۶ تا ۵۱)

پھر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ اپنی کتب میں اس مسئلہ کو بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب مومن بندوں کو جنہیں وہ اپنی مغفرت کی چادر کے اندر ڈھانپ لیتا ہے دو جنتوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ایک جنت اس دنیا میں ان کے لئے مقدر کی جاتی ہے اور ایک وہ جنت ہے جو اُخروی زندگی میں انہیں ملے گی جیسا کہ قرآن کریم میں یہ آتا ہے کہ جو شخص اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہو اور بصیرت اسے حاصل نہ ہو۔وہ اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے قابل نہیں ہوگا اور نہ اس کی رضا کی جنتوں میں وہ داخل کیا جائے گا۔

ان آیات میں جو میں نے ابھی آپ دوستوں کے سامنے تلاوت کی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع مضمون بیان کیا ہے۔اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس دنیا کی جنت جو اس دنیا کی جنت سے بہت مختلف ہے (اس میں شک نہیں ایک بڑا فرق تو یہ ہے کہ وہ جنت ایسی ہوگی جس میں سارے جنتی اکٹھے رہتے ہوں گے اور دوزخیوں کا اس جنت میں کوئی دخل نہیں لیکن اس دنیا میں جو جنت ہے ) اس میں کافر اور مومن اس دنیا کے لحاظ سے اکٹھے رہتے نظر آتے ہیں۔پس ہر شخص کی اپنی ایک جنت ہے۔ایک ماحول ہے یا جماعت کا ایک ماحول ہے۔اس ماحول میں جنتیوں کی سی زندگی ایک احمدی گزارتا ہے یا جنتیوں کی سی

زندگی گزارنے کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اس جنت کی بہت سی علامات ان آیات میں بتائی گئی ہیں:۔

(۱) ایک تو یہ کہ امن میں اور سلامتی کے ساتھ وہ رہنے والے ہوں گے۔ جس کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ ایک دوسرے کیلئے کثرت سے سلامتی سے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اس کا ایک ظاہری طریق یہ بھی ہے سنت نبوی کے مطابق اور وہ یہ کہ جب بھی مسلمان مسلمان سے ملے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بلند آواز سے کہہ کے اس کے لئے سلامتی کی دعا مانگے۔ اس کی بھی عادت ڈالنی چاہئے اس کے علاوہ بھی اپنی دعاؤں میں سب اُمت مسلمہ، سب جماعت احمدیہ کیلئے یہ دعائیں مانگتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کی زندگی ہمیں بھی اور ہمارے بھائیوں کو بھی عطا کرے۔

(۲) دوسری علامت یا دوسری بات جس کا اس جنت سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ نَزَعْنَا مَافِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ ان کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ بھی ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جنت میں ہم اسے نکال دیں گے۔ پس اگر دل کینہ اور بغض اور حسد سے پاک ہوں تو جنت ہے اور اگر نہیں تو وہ جنت نہیں۔

(۳) اسی طرح تیسری بات یہاں یہ بتائی کہ وہ بھائی بھائی بن کر جنت میں رہیں گے اگر ہم احمدیت میں داخل ہونے کے باوجود یہ احساس نہیں رکھتے کہ ہم بھائی بھائی ہیں اور بھائیوں کی طرح ہم نے محبت سے زندگی گزارنی ہے تو پھر جو شخص ایسا ہے اس کے لئے اس دنیا میں جنت نہیں بنی۔

(۴) ایک اور بات یہ ہے کہ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے یعنی دنیوی ترقیات یا روحانی ترقیات کے نتیجہ میں وہ یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ایک دوسرے کو نیچا کر دکھا دیں گرانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ وہ خوش ہوں گے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے رحمت کا، رضا کا، ایک تخت پیدا کیا ہے۔

(۵) ایک اور علامت یہاں یہ بتائی گئی ہے کہ انہیں کوئی تھکان نہیں ہوگی یعنی قربانی کے میدان میں وہ جتنی قربانیاں دیتے چلے جائیں گے وہ کوئی تھکان محسوس نہیں کریں گے بلکہ لذت اور سرور محسوس کریں گے جو شخص سلسلہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی نہیں دیتا یا قربانی دیتا ہے لیکن تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اسے اپنی فکر کرنی چاہئے کیونکہ ابھی اس کے لئے اس دنیا میں جنت مقدر نہیں ہوئی۔

(۶) اور آخری علامت یہ بتائی کہ وَمَاهُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ۔ وہ اس میں سے کبھی نکالے نہیں

جائیں گے یعنی اس فرد واحد اس فرد بشر کیلئے لیلۃ القدر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر دے گا کہ اس شخص کو میں نے اپنے ابدی قرب اور ابدی رضا کے لئے چن لیا ہے اور جس شخص کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ شیطان کا کوئی حملہ اس پر کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ایسے لوگوں کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اور شیطان کا ہر وار ناکام کر دیتا ہے۔

یعنی جس پر شیطان کامیاب وار کر دے اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالے اور وہ دل وسوسہ سے متاثر ہو جائے اور امتحان میں پڑ جائے۔ اسی طرح وہ شخص جسے خدا اور اس کے رسول کی خاطر قربانیاں دینے میں تھکاوٹ محسوس ہو۔ اسی طرح وہ شخص جو دوسرے بھائی پر جو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہو رہی ہوں (دنیوی یا دینی) انہیں دیکھ کے جلنے لگے اور حسد اختیار کرے اور اس کی یہ کیفیت نہ ہو کہ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۔ اسی طرح وہ شخص جو اخوت کا انتہائی جذبہ اپنے بھائیوں کے لئے اپنے دل میں نہیں پاتا۔ اسی طرح وہ شخص جس کے دل میں دوسروں کے لئے کینہ پایا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنے بھائیوں کے لئے سلامتی اور امن کی دعائیں نہیں کرتا وہ خطرے میں ہے اسے اپنی فکر کرنی چاہئے کیونکہ وہ ابھی تک اندھا ہے اور اسے روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ایک نقشہ کھینچا ہے اس دنیا کی جنت کا بھی (اس جنت کا بھی نقشہ اس کے اندر ہے لیکن وہ علیحدہ مضمون ہے) اور ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ جب تمہارے لئے جنت اس دنیا میں مقدر ہو جائے گی تمہاری لیلۃ القدر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اس وقت تم یہ محسوس کرو گے کہ تمہارے اندر یہ خوبیاں یہ صفات جو ہیں وہ پیدا ہو چکی ہیں اور ان صفات کو ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کے لئے تم تیار نہیں ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر ابھی تمہیں بینائی نہیں ملی۔ ابھی تمہاری آنکھیں نہیں کھلیں ابھی تمہاری لَیْلَۃُ الْقَدر کا فیصلہ نہیں ہوا ابھی تم خطرے میں ہو، ابھی شیطان کا وار تم پر کامیاب ہے پس دعاؤں کے ذریعہ بھی، تدبیر کے ذریعہ بھی اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اور عاجزی اور تذلل کے ذریعہ شیطان کے حملہ سے خود کو محفوظ کرنے کی خاطر اپنے ربّ کی طرف جھکو اور انتہائی قربانی دے کر بھی اس سے یہ چاہو کہ وہ تمہیں جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ میں داخل کر دے اس دنیا میں بھی تا کہ امن کے ساتھ تم اپنی زندگی کو گزارنے والے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

(روزنامہ الفضل مورخہ ۲۷؍ جنوری ۱۹۶۸ء صفحہ ۱، ۲)